سوال

کیا میں شدید سردی کے ایام میں جنابت سے تیمم کر کے نماز ادا کر سکتا ہوں، یہ علم میں رکھیں کہ فوری طور پر طہارت کے امکانات متوفر نہیں جیسا کہ سردی میں مجھے کمر کی تکلیف بھی زیادہ ہوتی ہے اور اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جنبی شخص کے لیے نماز ادا کرنے سے قبل غسل کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاکیزگی اور طہارت اختیار کرو

اور اگر پانی کی غیر موجودگی، یا پھر کسی عذر یعنی پانی استعمال کرنے میں بیماری کو ضرر ہو، یا پھر شدید سردی میں پانی استعمال کرنے سے بیماری میں اور اضافہ ہونے کا خدشہ ہو، یا پانی گرم کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ہو کی بنا پر پانی استعمال کرنے سے عاجز ہو تو غسل کی جگہ تیمم کر سکتا ہے؛ کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت سے فارغ ہوا ہو، یا پھر تم نے بیوی سے جماع کیا ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاکیزہ اور طاہر مٹی سے تیمم کر لو.

اس آیت میں دلیل ہے کہ جو مریض شخص پانی استعمال نہ کر سکتا ہو یا پھر اسے غسل کرنے سے موت کا خدشہ ہو، یا مرض زیادہ ہونے کا، یا پھر مرض سے شفایابی میں تاخیر ہونے کا تو وہ تیمم کر لے

اللہ سبحانہ و تعالی نے تیمم کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا :

تو تم اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس مٹی سے مسح کرو.

اس تشریع کا حکم بیان کرتے ہوئے فرمایا :

اللہ تعالی تم پر کوئی تنگی نہیں کرنا چاہتا، لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے، اور تم پر اپنی نعمتیں مکمل کرنا چاہتا ہے تاکہ تم شکر ادا کرو المآئدۃ (6) .

اور عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

" غزوہ ذات سلاسل میں شدید سرد رات میں مجھے احتلام ہو گیا اس لیے مجھے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو ہلاک ہو جاؤں گا اس لیے میں نے تیمم کر کے اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا دی، چنانچہ انہوں نے اس واقعہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

" اے عمرو کیا آپ نے جنابت کی حالت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تھی ؟

چنانچہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل میں مانع چیز کا بتایا اور کہنے لگا کہ میں نے اللہ تعالی کا فرمان سنا ہے :

اور تم اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو، یقینا اللہ تعالی تم پر رحم کرنے والا ہے النساء (29).

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے اور کچھ بھی نہ فرمایا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (334) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث میں اس کا جواز پایا جاتا ہے کہ سردی وغیرہ کی بنا پر اگر پانی استعمال کرنے سے ہلاکت کا خدشہ ہو تو تیمم کیا جا سکتا ہے، اور اسی طرح تیمم کرنے والا شخص وضوء کرنے والوں کی امامت بھی کروا سکتا ہے

دیکھیں: فتح الباری (454/1).

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر تو آپ گرم پانی حاصل کر سکیں، یا پھر پانی گرم کر سکتے ہوں یا پھر اپنے پڑوسیوں وغیرہ سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ کے لیے ایسا کرنا واجب ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو.

اس لیے آپ اپنی استطاعت کے مطابق عمل کریں، یا تو پانی گرم کر لیں یا پھر کسی سے خرید لیں، یا پھر اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ جس سے آپ پانی کے ساتھ شرعی وضوء کر سکیں

لیکن اگر آپ ایسا کرنے سے عاجز ہوں، اور شدید سردی کا موسم ہو اور اس میں آپ کو خطرہ ہو، اور نہ ہی پانی گرم کرنے کی کوئی سبیل ہو اور نہ ہی اپنے ارد گرد سے گرم پانی خرید سکتے ہوں تو آپ معذور ہوں، بلکہ آپ کے لیے تیمم کرنا ہی کافی ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کا تقوی اختیار کرو.

اور ایک مقام پر فرمان باری تعالی ہے :

چنانچہ اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ پر مٹی سے مسح کرو.

اور پانی استعمال کرنے سے عاجز شخص کا حکم بھی پانی نہ ملنے والے شخص کا ہی ہے

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز (199/10-200).

آپ کو چاہیے کہ جتنے جسم کا آپ غسل کر سکتے ہیں اس کا غسل کر لیں، مثلا اگر آپ کے لیے کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو تو بازوں اور ٹانگیں وغیرہ جو کچھ دھو سکتے ہیں وہ دھو لیں، اور پھر تیمم کر لیں

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ آپ جو جلد از جلد شفایاب کرے، اور آپ کی بیماری کو آپ کے گناہوں کا کفارہ اور درجات کی بلندی کا سبب بنائے

واللہ اعلم.

70507